سوال

کیا جمعہ کے دن صرف غسل کرنے سے خواتین کا وضو بھی ہو جائے گا؟ اور کیا عیدین کے موقع پر کیا جانے والا مستحب غسل کرنے سے بھی وضو ہو جائے گا؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کےلیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں:

اگر غسل کرنے والے شخص نے صرف کفایت کرنے والا غسل کیا جو کہ سوال نمبر: (10790) کے جواب میں بیان کیا گیا ہے، جس میں صرف بدن پر پانی بہایا جاتا ہے، غسل سے قبل وضو نہیں کیا جاتا، تو اسکے بارے میں کچھ تفصیل ہے:

اگر غسل جنابت، حیض، یا نفاس کی وجہ سے واجب تھا، اور ناپاکی [حدث اکبر] ختم کرنے کیلیئے غسل کیا گیا تو اہل علم کے صحیح قول کے مطابق ایسا غسل وضو سے کفایت کر جائے گا، کیونکہ حدث اصغر [بے وضگی] حدث اکبر میں شامل ہوتی ہے، چنانچہ غسل کرنے سے جب حدثِ اکبر ختم ہوگیا تو اس سے یہ لازم آئے گا کہ حدث اصغر [بے وضگی] بھی ختم ہو جائے۔

اور اگر غسل جمعہ اور عیدین کا مسنون غسل تھا، تو مرد ہو یا عورت کسی کی طرف سے بھی یہ غسل وضو سے کفایت نہیں کریگا۔

چنانچہ "شرح مختصر خلیل" از: خرشی (1/175) میں ہے کہ:

"واجب غسل کی صورت میں اگر نہانے والا شخص صرف غسل پر ہی اکتفاء کرے تو وضو کرنے کی ضرورت نہیں ہے، اور اگر واجب غسل نہ ہو مثلا: جمعہ اور عیدین وغیرہ کا غسل تو جب بھی نماز کا ارادہ ہوگا تو وضو کرنا پڑے گا" انتہی

اور "حاشية الصاوي على الشرح الصغير" (1/173-174) میں ہے کہ:

"غسل جنابت وضو سے کفایت کر جاتا ہے، اور اگر جمعہ یا عیدین کیلیئے کیا جانے والا مستحب غسل ہو، وضو سے کفایت نہیں کریگا، اس لئے جب بھی نماز کا ارادہ ہوگا تو وضو لازمی کرنا پڑیگا" انتہی

شیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ "مجموع فتاوی ابن باز" (10/173-174) میں کہتے ہیں:

"اگر غسلِ جنابت تھا، اور غسل کرنے والے شخص نے حدث اصغر و اکبر دونوں کی نیت کی تو دونوں سے کفایت کر جائے گا، لیکن افضل یہ ہی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا کرتے ہوئے پہلے شرمگاہ دھوئے، اسکے بعد مکمل وضو کر کے پورا غسل کرے، یہی حکم حائضہ اور نفاس والی خاتون کا ہے۔

اور اگر غسل واجب نہیں تھا بلکہ جمعہ کا غسل یا روزمرہ صفائی ستھرائی اور گرمی سے بچنے کیلیئے یا کسی اور مقصد کیلیئے غسل کر رہا ہے تو وضو سے کفایت نہیں کریگا، چاہے وضو کی نیت ہی کیوں نہ کر لے؛ کیونکہ غسل کرتے وقت وضو والی ترتیب نہیں رہتی، حالانکہ ترتیب وضو میں فرض ہے، اور نہ ہی حدث اکبر [جنابت وغیرہ] موجود ہے جسے ختم کرنے کی نیت میں حدث اصغر بھی اس میں شامل ہو سکے، جبکہ غسل جنابت میں ایسے ہو سکتا ہے [یعنی غسل جنابت کے بعد وضو کی ضرورت نہیں]" انتہی

اوراسی طرح "مجموع الفتاوی "(10/175-176)میں ہے کہ :

جنبی کیلئے سنت یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا کرتے ہوئے پہلے وضو کرے ، پھر غسل ، اوراگر غسل جنابت کرتے ہوئے حدث اکبر واصغر دونوں کی نیت کی تو یہ غسل دونوں سے کفایت کرجائے گا، لیکن یہ کام افضل نہیں ہے، اوراگر یہ غسل مستحب غسل تھا یعنی جمعہ کے دن کا غسل یا گرمی سے بچنے کیلئے غسل کیا جارہا تھا تو پھر اکیلا غسل وضو سے کفایت نہیں کریگا، بلکہ غسل سے پہلے یا بعد میں وضولازمی کرنا ہوگا؛کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اللہ تعالی تم میں سے کسی کی نماز بے وضو ہونے پر قبول نہیں کرتا جب تک وہ وضو نہ کرلے)اس حدیث کے صحیح ہونے پر سب کا اتفاق ہے ۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی فرمان ہے کہ : (نماز بغیر وضو کے قبول ہی نہیں ہوتی) مسلم

اور غسلِ مستحب یا غسلِ مباح حدث اصغر [بے وضگی] سے کفایت نہیں کرتا، الاّکہ انسان اسی طرح [وضو] کرے جیسے اللہ تعالی نے کرنے کا حکم قرآن میں دیا ہے :

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ)

ترجمہ : ایمان والو!جب تم نماز پڑھنے کا ارادہ کرو تو اپنے چہرے ، کہنیوں تک ہاتھ دھولو، سر کا مسح کرو، اور ٹخنوں تک پاؤں دھولو۔ المائدۃ/6

اوراگر غسل جنابت ، حیض یا پھر نفاس کی وجہ سے تھا، اور غسل کرنے والے نے دونوں حدث اکبر[جنابت وغیرہ]اورحدث اصغر [بے وضگی] رفع کرنے کی نیت کی تو دونوں سے کفایت کرجائے گا؛کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : (یقینا اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے، اور ہر شخص کو اسکی نیت کے مطابق ملے گا)اس حدیث کے صحیح ہونے پر سب کا اتفاق ہے "انتہی

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ "لقاء الباب المفتوح "(لقاء نمبر : 109/سوال نمبر : 14)میں کہتے ہیں :

"اگر وضو کی نیت سے نہالے ، اور وضو نہ کرے تو اسکا یہ غسل وضو سے کفایت نہیں کریگا، الاّکہ غسلِ جنابت ہو تو وضو کرنے کی ضرورت نہیں رہتی؛کیونکہ اللہ تعالی نے فرمایا : (وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا)اوراگر تم جنبی ہو تو غسل کرلو۔ المائدۃ/6 ، یہاں پر اللہ تعالی نے وضو کرنے کا حکم نہیں دیا۔[صرف غسل کا ذکر کیا ہے]

اوراگر گرمی سے بچنے کیلئے یا جمعہ کے دن کا مستحب غسل تھا تو الگ سے وضو کرنا پڑے گا، کیونکہ یہ غسل کسی ناپاکی کو دور کرنے کیلئے نہیں ہے ۔

اور قاعدہ یہ ہے کہ : اگر غسل جنابت ، حیض ، وغیرہ کی وجہ سے ہو تو یہ غسل وضو سے کفایت کرجائے گا، اور وضو کرنے کی ضرورت نہیں رہے گی، اوراگر غسل واجب نہیں ہے تو پھر وضو کرنا پڑے گا" تھوڑی سی تبدیلی کیساتھ اقتباس مکمل ہوا

واللہ اعلم .

الاسلام سوال وجواب

99543